ایک حدیث

بے نفع نماز

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی ایک بہت جامع دعا حضرت انس رضؓ سے یوں مروی ہے:-

اللّٰھُمَّ اِنّی اعوذبک من صلوٰۃ لا تنفع (ابوداؤد)

(اے اللہ میں ایسی نماز سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے کوئی فائدہ نہ ہو)

زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنے والا اسلام میں داخل تو ہو جاتا ہے لیکن صرف اتنے سے اقرار سے ہی وہ مسلمان نہیں ہوتا بلکہ اس اقرار کے بعد اس پر بہت سی ذمے داریاں عائد ہو جاتی ہیں اور ان سے عہدہ برآ ہونا ہی مقصدِ اسلام ہے۔ اسی طرح سمجھنا چاہیئے کہ مسلمان جو نماز پڑھتا ہے وہ صرف نماز پڑھنے سے ہی مقیم الصلوٰۃ نہیں بن جاتا بلکہ اس کے پڑھنے سے اس پر بہت سی ذمے داریاں آ پڑتی ہیں جن کو پورا کر لینے کا نام اقامت الصلوٰۃ ہے۔ اگر نمازی اپنی نماز کی ان ذمے داریوں سے عہدہ برآ نہ ہو تو محض نماز پڑھ لینا ایسا ہی ہو گا جیسے ایک نومسلم صرف کلمۂ توحید تو زبان سے ادا کر لے لیکن اسلام کے اور کسی حکم کی تعمیل نہ کرے۔ نماز کے کچھ تقاضے بھی ہوتے ہیں اور وہی مقصدِ صلوٰۃ ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ خود مقصود بالذات نہیں بلکہ وہ ذریعہ و وسیلہ ہے ایک بلند مقصد کا یہ بلند اور اعلےٰ مقصود کیا ہے؟ اسے مختصر لفظوں میں "اخلاقی اقدار کا قیام" کہہ سکتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس مقصد کا ذکر یوں کیا ہے کہ:-

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر

(صلوٰۃ فحشا و منکر باتوں سے باز رکھتی ہے)

خود ہی سوچیئے کہ سارے انبیاء صلوٰۃ پر اتنا زور دیتے رہے تو کیا اس سے مراد یہ تھی کہ چند اوقات میں چند حرکات کلمات ادا کر کے فراغت حاصل کر لی جائے؟ اور کیا خدا کا عدل اسی کا متقاضی ہے کہ جو شخص کچھ کلمات ادا کرتے ہوئے اٹھا بیٹھی کر لیا کرے وہ تو جنت کا مستحق ہو جائے گا۔ خواہ کچھ کرتا پھرے، اور جو شخص یہ حرکات و کلمات نہ ادا کرے اسے جہنم میں بھیج دیا جائے گا اگرچہ وہ کیسا ہی معقول و صالح انسان ہو؛ اور کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ صلوٰۃ کا زندگی اور اس کے بے شمار عملی گوشوں سے کوئی تعلق نہیں یا اخلاق و معاملات پر اس کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی صاحبِ عقل ان سوالات کا جواب اثبات میں نہ دے گا۔

صلوٰۃ کا لفظ قرآن نے بڑے وسیع معنوں میں بھی استعمال کیا ہے اور ہم اپنی صلوٰۃ کو اسی وسیع معنی سے بے تعلق

نہیں کر سکتے۔ ارشاد ہے:-

الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی السمٰوات والارض والطیر
صٰفّٰت کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ (۲۴/۴۱)

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آسمان وزمین میں بسنے والے اور پروں کو پھیلائے ہوئے پرندے
تسبیح الٰہی کرتے رہتے ہیں؛ یہ سب اپنی اپنی صلوٰۃ اور تسبیح سے واقف ہیں ——

ظاہر ہے کہ زمین و آسمان کی مخلوقات اور پرندے نہ قبلہ رو ہو کر نیت تحریمہ باندھتے ہیں نہ رکوع و سجود اور قیام و قعود کرتے ہیں اور نہ ہماری طرح خاص خاص کلمات ادا کرتے ہیں۔ پھر ان کی صلوٰۃ کیا ہوتی؟ ہر غور و فکر کرنے والا اس سوال کا یہی جواب دے گا کہ ان کی صلوٰۃ اپنے اپنے فرائض حیات یا فرائض وجود کو ادا کرنا ہے ہم اپنی نماز کو اس وسیع معنی سے الگ نہیں کر سکتے۔ ہماری نماز دراصل ایک تربیتی ادارہ ہے اور پوری اسلامی زندگی کا ایک چھوٹا سا نمونہ (EPITOM) ہے جس کا مقصد یہ ہے جن چیزوں کی مشق نماز میں کرائی جاتی ہے وہ صرف نماز ہی میں محدود نہ رہے بلکہ پوری زندگی کے تمام گوشوں میں اس طرح پھیل جائے کہ پوری زندگی صلوٰۃ بن جائے۔ پوری زندگی کے صلوٰۃ بننے کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ فرائض حیات باحسن وجوہ پورے ہوتے رہیں۔ یہاں بظاہر آیت مرقومہ بالا کے مطابق انسان بھی آسمان و زمین کی مخلوقات اور پرندوں کی طرح صلوٰۃ ادا کرتا ہے۔ لیکن دونوں کی صلوٰۃ میں ایک بڑا بنیادی فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسری مخلوقات کی صلوٰۃ اخلاقی قدروں سے خالی ہوتی ہے اور انسان کو ہر قدم پر اخلاقی قدروں کو ملحوظ رکھنا ہوتا ہے۔ یوں تو زندگی باوجود کے فرائض ساری کائنات ادا کرتی ہے لیکن انسان کو جو شے غیر انسانی مخلوقات کی صلوٰۃ سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ نہیں کہ انسان قیام و قعود اور رکوع و سجود کرتا ہے اور دوسری مخلوقات نہیں کرتی، بلکہ یہ صرف اخلاقی احکام ہی ہیں جو دونوں میں خط امتیاز کھینچتی ہیں، کھانا پینا سر چھپانا، بقائے نسل، بال بچوں کی پرورش، اپنی حفاظت و راحت کی خواہش وغیرہ یہ ساری باتیں انسان اور حیوان میں مشترک ہیں۔ اگر کوئی فرق ہے تو صرف یہ کہ حیوان کوئی کام اخلاقی اقدار کی بنیاد پر نہیں کرتا اور انسان کرتا ہے۔ اگر چاہے تو ان تمام بیان کردہ حقائق کو سامنے رکھئے تو یہ حقیقت بھی واضح ہو جائے گی کہ اقامت صلوٰۃ کا مطلب صرف "نماز پڑھنا" نہیں بلکہ اس ذریعے سے اخلاقی اقدار کو قائم کرنا ہے۔ اگر نماز کے ساتھ ساتھ اخلاقی قدریں بھی قائم ہو رہی ہوں تو وہ بلاشبہ اقامتِ صلوٰۃ ہے کیونکہ اصل انسانی فرائضِ حیات پورے ہو رہے ہیں اور اگر خدانخواستہ ایسا نہیں تو وہ اقامتِ صلوٰۃ نہیں بلکہ صرف نماز پڑھنا ہے جو چند کلمات و حرکات کا مجموعہ ہے اور بس۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اور زندگی کے ہر گوشے میں صلوٰۃ جو نتیجہ پیدا کرتی ہے وہی اس کا ثمرہ اور وہی اس کا نفع ہے۔ پیش نظر حدیث میں حضور نے جس قسم کی صلوٰۃ سے اللہ کی پناہ مانگی ہے وہ وہی صلوٰۃ ہے جو بے نفع اور بے نتیجہ ہو یعنی جس سے اخلاقی قدروں کے قیام میں کوئی نتیجہ خیز مدد نہ ملے۔ ایسے بے نفع نمازی مصلی تو ہوتے ہیں لیکن مقیم الصلوٰۃ نہیں ہوتے وہ ایسے ہی عمل

ہوتے ہیں جن کے متعلق فویلٌ للمصلّین (ایسے مصلیوں کے لئے بربادی ہے) آیا ہے۔
جب کسی چیز کی ارتقائی حرکت رُک جانے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ شے اپنے مقام پر تھمی اور جمی رہے بلکہ اس کا لازمی اثر یہ ہوتا ہے کہ اس میں تنزل اور گراوٹ شروع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر صلوٰۃ کا نفع رُک جائے تو فقط اتنا ہی نہیں ہوگا کہ وہ بے نفع رہے گی بلکہ اس کا ردِ عمل یہ ہوگا کہ وہ رفتہ رفتہ مضرت کی طرف رجوع کرنا شروع کردیگی اور نتیجہ یہ ہوگا کہ جو صلوٰۃ نفع رساں تھی وہ ضرر رساں بن جائے گی۔ یہی وہ مقام ہے جس کے لئے فویلٌ للمصلین ارشاد ہوا۔ یعنی وہ نماز ہی تو رہتا ہے لیکن وہ نماز اس کے لئے باعث برکت ہونے کے بجائے سبب لعنت بن جاتی ہے۔ یوں سمجھئے کہ اگر ایک تندرست معدے والا آدمی کھانا کھائے تو وہ اُسے ہضم کرکے خون صالح اور توانائی پیدا کرتا ہے لیکن اگر معدہ اپنا کام چھوڑ دے تو فقط اتنا ہی نہیں ہوگا کہ وہ کھانا رکھا رہے بلکہ اس کے بعد دوسرا ردِ عمل شروع ہو جائے گا یعنی وہ کھانا سوئے ہضم اور امراض پیدا کرنا شروع کردے گا۔ گویا پہلا اسٹیج ہے بے نفع ہونا اور اس کا دوسرا لازمی زینہ ہے مضر ہونا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی اسٹیج سے خدا کی پناہ مانگی ہے، کہ اللّٰھمّ انّی اعوذ بک من صلوٰۃ لا تنفع (الٰہی میں نماز بے نفع سے تیری پناہ مانگتا ہوں) یہ بے نفعی ہو آخر کار اپنا رُخ مضرتوں ہی کی طرف پھیر لیتی ہے۔ اور جو کچھ پہلے صرف بے نفع تھا وہ آخر میں متضرر ہو جاتا ہے اور پھر اس کا معکوس ارتقا مضرت در مضرت ہی کی طرف ہو جاتا ہے، پس جس کی صلوٰۃ کے نفع و ضرر کا اندازہ کرنا ہو اس کی اخلاقی زندگی ہی دیکھ کر صحیح رائے قائم کی جاسکتی ہے۔

خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی نمازوں کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ اس کا رُخ کس طرف ہے۔ اللّٰھمّ انی اعوذ بک من صلوٰۃ لا تنفع۔ آمین

(محمد جعفر ندوی)

ریاض السنّت
مصنفہ مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی
قیمت آٹھ روپے

اسلام کا نظریۂ اخلاق
مصنفہ محمد مظہر الدین صدیقی صاحب
قیمت ایک روپیہ بارہ آنے

اسلام اور رواداری
مصنفہ مولانا رئیس احمد جعفری
قیمت چھ روپے

مسئلۂ زمین اور اسلام
مصنفہ پروفیسر محمود احمد
قیمت تین روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: ادارہ ثقافت اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور